امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب پر لکھی گئی کتابیں

مصنف:

مولانا عبید اختر رحمانی

Www.AlnomanMedia.com

النعمان سوشل میڈیا سروسز

سہ ماہی مجلہ

بحث و نظر

حیدرآباد

بانی : حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ

مدیر : خالد سیف اللہ رحمانی

امام ابوحنیفہؒ کے مناقب پر لکھی گئی کتابیں — ایک تعارف

مولانا عبید اختر رحمانی ☆

دور حاضر میں ایک مخصوص گروہ نے یہ بات بڑے زور وشور سے پھیلائی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے فضائل ومناقب جمع کرنے پر نہ ائمہ حدیث وفقہ نے توجہ کی ہے اور نہ ہی امام ابوحنیفہؒ کے فضائل ومناقب معتبر واسطوں سے منقول ہیں، یہ بات اتنے زور وشور سے اور مغالطہ دے کر کہی جارہی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی سیرت وسوانح سے خاص اشتغال نہ رکھنے والے بعض حنفی بھی اس دام ہمرنگ زمیں میں آجاتے ہیں، جب کہ حقیقت اس کے برخلاف ہے، امام ابوحنیفہ کی حیات سے تاحال یہ سلسلہ جاری وساری ہے، ان کے مناقب وفضائل کو ائمہ فقہ وحدیث نے نہ صرف جمع کیا ہے اور اس سے اپنی کتابوں کو زینت بخشی ہے؛ بلکہ اس پر باقاعدہ تصنیف وتالیف کیا ہے، ذیل میں امام ابوحنیفہؒ کے فضائل ومناقب پر اور سیرت وسوانح پر لکھی گئی کتابوں کا تاریخی اعتبار سے ابتدا سے حضرت ملا علی قاریؒ کی مشہور کتابوں کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے۔

مناقب ابی حنیفة

اس کے مولف مشہور حنفی فقیہ اور محدث امام ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نیشاپوری ہیں، آپ نے کبار محدثین اور فقہاء سے علم حاصل کیا ہے، حافظ ذہبی آپ کے بارے میں امام حاکم سے نقل کرتے ہیں :

شيخ أهل الرأي وعصره ، وله مصنّفات كثيرة في الحديث ، وكان من العُبّاد ۔ (۱)

میرے علم اور معلومات کی حد تک امام ابوحنیفہ کے فضائل ومناقب پر یہ سب سے پہلی کتاب ہے، 298 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا، (۲) اس کتاب کا ذکر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (2/1839) میں کیا ہے، مولانا عزیر شمس نے نہ جانے کس غلط فہمی میں مبتلا ہوکر ان کو چوتھی صدی کا قرار دیا ہے۔ (۳)

☆ نگراں شعبۂ تحقیق: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد۔

(۱) تاریخ الاسلام تبشار: 6/944۔

(۲) الطبقات السنية في تراجم الحنفية، ص: 285، الجواهر المضية في طبقات الحنفية: 1/245۔

(۳) دیکھئے: لمحات: 21۔

مناقب الامام ابی حنیفة

اس کتاب کے مولف أبو العباس أحمد بن الصلت بن المغلس الحمانی ہیں، آپ نے اپنے زمانہ کے کبار محدثین سے علم حاصل کیا، آپ کا انتقال 308ہجری میں ہوا۔(۱)

احمد بن الصلت کی امام ابوحنیفہ کے مناقب پر لکھی گئی یہ کتاب بہت مفصل اور جامع ہے؛ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان پر محدثین نے بہت سخت جرحیں کی ہیں، محدثین کرام کی ان جرحوں کو بعض حنفی علماء تسلیم کرتے ہیں اور بعض تسلیم نہیں کرتے، سب سے سنگین الزام ان پر وضع وکذب کا ہے، حمانی کے واسطے سے منقول امام ابوحنیفہ کے فضائل ومناقب پر مبنی روایات جائزہ لینے سے ایسا نہیں لگتا کہ انھوں نے اس میں کسی کذب بیانی سے کام لیا ہے، قاضی صیمری کی اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں انھوں نے مکرم ابن احمد کے واسطے سے احمد بن الصلت الحمانی کی بیشتر روایات اس میں ذکر کی ہے، تقریباً ان ہی تمام روایتوں کی ابن دخیل الصیدلانی المکی اور ابن ابی العوام کی فضائل ابی حنیفہ اور دیگر کتب سے تائید ہوتی ہے، اس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ کم ازکم امام ابوحنیفہ کے باب میں تو کذب بیانی یا وضع کی تہمت ان پر درست نہیں ہے؛ چوں کہ ابن حمانی پر محدثین کی سخت جرحیں موجود ہیں جو اشتباہ پیدا کرتی ہیں، اس لئے بہتر اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ان کی تنہا روایات کو نظر انداز کر دیا جائے؛ لیکن ابن الصلت الحمانی کی وہ روایات جو کہ ابن دخیل اور ابن ابی العوام اور موفق وکردری کی روایات سے میل کھاتی ہیں، ان کو نظر انداز کرنا مشکل ہے؛ کیوں کہ اب اس کو موضوع یا مکذوب کہنا مشکل ہے۔

مناقب الامام ابی حنیفة

اس کے مولف مشہور حنفی محدث اور فقیہ امام طحاوی (متوفی: 321ہجری) ہیں، جن کی ثقاہت، علوم دینیہ میں مہارت ورسوخ اور حدیث میں امامت کا سبھی نے اعتراف کیا ہے، (۲) یہ کتاب تقریباً مفقود ہے؛ کیوں کہ دنیا کے کسی کتب خانہ میں اس کے کسی نسخہ کا تاحال کوئی علم نہیں ہے؛ لیکن اس کے بیشتر اقتباسات ابن ابی العوام کی کتاب فضائل ابوحنیفہ میں درج ہیں، اس طرح یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ابن ابی العوام کی مذکورہ کتاب نے کسی حد تک امام طحاوی کی اس کتاب کے مندرجات کو محفوظ کرلیا ہے، آپ کی اس کتاب کا ذکر ابن قطلو بغا نے تاج التراجم (ص:101) میں اور حاجی خلیفہ نے **كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون :2/ 1838**) میں کیا ہے۔

---

(۱) ان کے حالات زندگی کے لئے دیکھئے: **تاریخ بغداد تبشار: 5/ 338، الضعفاء والمتروكون لابن الجوزی: 1/ 86، تاریخ الإسلام تبشار: 7/ 129**۔

(۲) آپ کے حالات زندگی کے لئے ملاحظہ ہو: **تاریخ ابن یونس المصری: 1/ 20، تاریخ دمشق لابن عساکر: 5/ 367، وفیات الأعیان: 1/ 71، تاریخ الإسلام تبشار: 7/ 439**۔

مناقب ابی حنیفة

اس کے مصنف مشہور حنفی محدث اورفقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن حسن نخعی کوفی ہیں اورآپ ابن کاس کے نام سے مشہور ہیں،آپ کا انتقال 324ہجری میں ہوا۔(۱)

اس کتاب کے اقتباسات یاان کے واسطہ سے فضائل کی روایتیں ہمیں صیمری کی اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، خطیب بغدادی کی تاریخ بغداداورموفق کی مناقب امام ابوحنیفہ میں لکھی گئی تصنیف میں ملتی ہے،ابن کاس النخعی ثقہ محدث ہیں ؛ لہٰذا ان کی بیشتر فضائل کی روایات درست ہیں اور صحیح یا حسن سند سے وہ امام ابوحنیفہ کے فضائل کی روایات نقل کرتے ہیں،اس کتاب کا بھی تاحال کہیں پتہ نہیں چلا؛لیکن اگرکسی کتب خانے میں یہ کتاب اورامام طحاوی کی فضائل امام ابوحنیفہ پر لکھی گئی کتاب دستیاب ہوجائے (اورکاش ایسا ہو) تو امام ابوحنیفہ کے حالات وسوانح کے بارے میں بیش قیمت معلومات دستیاب ہوں گی ،اس کتاب کا ذکر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون:2/1838) میں کیا ہے۔

فضائل ابی حنیفة واصحابه

اس کتاب کے مولف کون ہیں،اس میں اختلاف ہے،حافظ ابن حجرؒ،حافظ قاسم بن قطلو بغاوغیرہ کی رائے یہ ہے کہ یہ کتاب ابوالعباس احمد بن محمد بن عبداللہ المعروف بابن ابی العوام کی ہے، جب کہ دیگر محققین کی رائے یہ ہے کہ یہ کتاب ان کے دادا ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن احمد بن یحییٰ بن حارث السعدی کی ہے، یہ بھی ابن ابی العوام کی عرفیت سے مشہور ہیں، ابوالقاسم جد کے زیادہ حالات نہیں ملتے ،کتب رجال وتراجم کی کتابوں کی ورق گردانی سے محض اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آپ امام نسائی،امام طحاوی،ابوبشر دولابی اور دیگر اکابر محدثین کے شاگرد تھے،مصر میں قاضی تھےاورآپ کا خاندان علم وفضل میں مشہور تھا،اورعزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا،ابوالعباس حفید کے حالات تفصیل سے حافظ ابن حجر نے (**رفع الاصر فی قضاۃ مصر**:1/70 ،مکتبہ الخانجی،قاہرہ)،اور تمیمی نے (**الطبقات السنية**:1/150) میں ذکر کیا ہے۔

اس بارے میں درست بات یہ ہے کہ یہ کتاب اصلاً ابوالقاسم جد کی تصنیف ہے، بعد میں کچھ تھوڑا سا اضافہ ابوالعباس حفید نے کیا ہے،اس کے متعدد دلائل ہیں :

(۱) آپ کے حالات زندگی کے لئے دیکھئے:**تاریخ بغداد:12/71-70،تاریخ دمشق لابن عساکر:43/159،تاریخ الإسلام تبشار:7/498،الجواهر المضية في طبقات الحنفية:2/406،إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني:439۔**

پہلی اور سب سے بڑی دلیل خود کتاب کی اندرونی شہادت ہے کہ کتاب میں ہر جگہ ''حدثنی ابی ،قال حدثنی ابی ''، یعنی میرے والد نے میرے دادا سے روایت کی ہے، موجود ہے، جس سے بخوبی معلوم پڑتا ہے کہ یہ کتاب اصلاً جد کی تصنیف ہے، اور حفید محض راوی ہیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ خود اس کتاب کی سند میں اس بات کا ذکر موجود ہے کہ اس کے مصنف ابوالقاسم ہیں، نہ کہ ابوالعباس، قضاعی جن سے یہ کتاب مروی ہے، وہ کہتے ہیں :

انبأ القاضی ابو العباس احمد بن محمد بن عبد الله بن محمد بن احمد بن یحیی بن الحارث السعدی المعروف بابن ابی العوام قال : حدثنی ابی ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد ، قال : حدثنی ابی ابو القاسم عبد الله بن محمد بن احمد بجمیع هذا الکتاب ۔ (۱)

تیسری دلیل یہ ہے کہ حافظ ذہبی جیسے ناقد جن کی نگاہ رجال پر بہت وسیع ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ابوالقاسم جد کی تصنیف ہے؛ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

قَالَ قَاضِي مِصْرَ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ السَّعْدِيُّ فِي كِتَابِ فَضَائِلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ مُجَلَّدٌ وَاحِدٌ ۔ (۲)

چوتھی دلیل یہ ہے کہ یہ کتاب جن راویوں سے مروی ہے، یعنی امام طحاوی، امام ابو بشر دولابی وغیر ذلک، یہ تمام حضرات ابوالعباس حفید کی ولادت سے پہلے انتقال کر چکے تھے، اور ان سے روایت کرنے والے ابوالقاسم جد ہیں، نہ کہ ابوالعباس حفید۔

اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں تاریخ کے زمرہ میں رقم 78 میں موجود ہے اور ایک اور نسخہ مکتبہ عامہ (پبلک لائبریری) میدان ابو یزید استنبول میں تاریخ کے زمرہ میں رقم 5137 میں موجود ہے اور اس کتاب کی ایک مائیکروفلم مرکز البحث العلمی وتحقیق التراث العلمی جامعہ ملک عبدالعزیز مکہ مکرمہ میں موجود ہے، یہ کتاب مکہ مکرمہ کے المکتبۃ الامدادیہ سے شیخ لطیف الرحمٰن بہرائچی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

(۱) فضائل ابی حنیفة: 37۔

(۲) مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه: 16۔

كشف الآثار الشريفة في مناقب الامام ابی حنيفة

اس کتاب کے مولف عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی (متوفی:340ہجری) ہیں، آپ مشہور محدث ہیں، جب آپ حدیث بیان کرتے تھے تو آپ کی مجلس میں چارسو افراد محض املاء کرانے والے ہوتے تھے، آپ پر محدثین کی جروحات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ جرح کرنے والے یا تو خود کم مرتبہ ہیں یا پھر مبہم اور مجمل جرح کی ہے، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ صاحب عجائب ومناکیر تھے، یعنی ان کی روایات میں منکر اور عجیب وغریب روایتیں بکثرت ہیں، اسی بنیاد پر بعض محدثین نے ان پر وضع حدیث کی تہمت لگادی ہے، جہاں تک علم حدیث اوراس کے متعلقات سے واقفیت کی بات ہے تو یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ وہ علم حدیث اوراس کے متعلقہ علوم سے واقف تھے؛(۱) چنانچہ حافظ عبدالقادر قرشی الجواہر المضیۃ میں ابن جوزی کے سعد الرواس کے وضع حدیث کی تہمت کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ حارثی، ابن جوزی اور سعد الرواس سے زیادہ بڑے مقام کے مالک ہیں اوران کی یہ حیثیت نہیں کہ وہ ان پر کلام کریں :

ونقل عن ابن الجوزي أن أبا الرواس قال منهم وضع الحديث
وذكره أيضا الذهبي فى الموتلف وقال شيخ الحنفية قلت عبد الله
بن محمد أكبر وأجل من ابن الجوزي ومن أبي سعيد الرواس ـ (۲)

اس کتاب کے نام کے سلسلے میں بہت زیادہ اختلاف ہے، صاحب (الجواهر المضية في طبقات الحنفية:1/289) نے اس کتاب کا نام كشف الآثار فى مناقب أبي حنيفة بیان کیا ہے، جب کہ حافظ قاسم بن قطلو بغا نے تاج التراجم لابن قطلو بغا (ص:176) میں کشف الاسرار بیان کیا ہے، ریاض زادہ نے (اسماء الكتب المتمم لكشف الظنون:243) میں اس کا نام كشف الْآثَار فِي مَنَاقِب الإِمَام الْأَعْظَم بیان کیا ہے، ان سب کے برخلاف حافظ ذہبی نے (سير أعلام النبلاء ط الرسالة:15/425) میں اس کتاب کا نام وَهُم الطَّبَقَة الظَّلَمَة أَبَا حَنِيفَةَ بیان کیا ہے، اور (تاريخ الإسلام ت بشار :7/ 737) میں الكشف عن وهم الطبقة الظلمة أبا حنيفة بیان کیا ہے، ایسا لگتا ہے کہ اس نام میں حافظ ذہبی کو ہی کچھ وہم ہوا ہے؛ کیوں کہ اگر یہ کوئی الگ کتاب ہوتی تو دیگر مصنفین بھی اس کتاب کا ذکر ضرور کرتے، متن کے نام کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: سير أعلام النبلاء ط الرسالة:15/424، تاريخ الإسلام تبشار:7/737، ميزان الاعتدال:2/496، الجواهر المضية في طبقات الحنفية:1/289، تاج التراجم لابن قطلوبغا:175۔

(۲) سعيد الجواهر المضية في طبقات الحنفية :1/290۔

اسی کو حاجی خلیفہ نے (کشف الظنون عن أسامي الکتب والفنون :2/ 1485) میں اور اسماعیل بابانی نے (ھدیۃ العارفین:1/ 445) میں رکھا ہے اور یہ جواہر المضیئہ کے بیان کردہ نام سے بھی بہت قریب ہے۔

فضائل ابی حنیفة

اس کے مؤلف محمد بن احمد ہیں، آپ کی کنیت ابواحمد ہے، شعیبی کی نسبت سے مشہور ہیں، اور نیشاپور آپ کا وطن مالوف ہے، آپ نے امام ابوداؤد کے صاحبزادہ ابوبکر بن ابوداؤد کے شاگرد ہیں اور آپ کے شاگردوں میں حاکم صاحب مستدرک ودیگر حضرات ہیں، علم شروط وسجلات میں آپ کو بطور خاص مہارت حاصل تھی، بقول حاکم آپ کے عہد میں نیشاپور میں آپ سے بڑھ کر شروط کا علم کسی کو بھی نہیں تھا، آپ نے 20 جزء میں ''فضائل ابی حنیفہ'' کے نام سے کتاب لکھی ہے۔(۱)

اس کتاب کا ذکر حاکم نے تاریخ نیشاپور میں (بحوالہ: الجواھر المضیئة فی طبقات الحنفیه:13/4، سلم الوصول إلی طبقات الفحول:3/ 77) میں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں، اسماعیل بن محمد بابانی بغدادی نے ہدیۃ العارفین (1/ 65) میں اور رضا کحالہ نے معجم المؤلفین (11/ 182) میں کیا ہے، یہ کتاب تقریباً مفقود ہے، دنیا کے کسی بھی کتب خانہ میں تاحال اس کی کوئی نشاندہی نہیں ہوسکی ہے۔

فضائل ابی حنیفة

اس کے مولف ابوبکر مکرم بن احمد بن محمد ہیں، آپ بغداد کے رہنے والے ہیں اور بغداد میں ہی قضا کے منصب پر بھی آپ فائز تھے، آپ نے یحییٰ بن ابی طالب، محمد بن عیسیٰ مدائنی، عبدالکریم بن ہیثم دیر عاقولی، محمد غالب اور دیگر فقہاء ومحدثین کی شاگردی اختیار کی، آپ کے شاگردوں میں ابن مندہ، حاکم صاحب مستدرک، ابن رزقویہ، ابن فضل قطان ودیگر مشاہیر شامل ہیں، آپ کا انتقال بغداد میں 340 ہجری میں ہوا، آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: سیر أعلام النبلاء الرسالة (518/15)، تاریخ بغداد تبشار (295/15)، تاریخ الإسلام تبشار (828/7) آپ کا ذکر حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ (3/ 51) میں بھی کیا ہے، جس سے آپ کے علم حدیث میں رُسوخ کا پتہ چلتا ہے۔

آپ کی کتاب کا ذکر خطیب بغداد نے احمد بن الصلت بن المغلس کے ترجمہ میں کیا ہے، (رقم الترجمة: 2166، تاریخ بغداد ت بشار (5/ 338) آپ کی اس کتاب کے بارے میں خطیب بغداد نے دارقطنی کا تبصرہ نقل کیا ہے کہ یہ کتاب پوری کی پوری جھوٹ کا مجموعہ ہے :

---

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: تاریخ الإسلام تبشار:119/8، الجواھر المضیئة فی طبقات الحنفیه:13/4، تاج التراجم لابن قطلوبغا:232۔

حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الأَزْهَرِيّ ، قَالَ : سئل أَبُو الْحَسَن عَلِي بْن عُمَر الدَّارَقُطْنِيّ ، وأنا أسمع عَنْ جمع مكرم بْن أَحْمَدَ فضائل أَبِي حنيفة ، فَقَالَ : موضوع كله كذب ، وضعه أَحْمَد بْن المغلس الحماني ۔ (۱)

لیکن دارقطنی کی یہ بات علمی معیار پر پوری نہیں اُترتی ؛ کیوں کہ ''اخبار ابی حنیفة واصحابه للصیمری '' میں مکرم بن احمد کے واسطہ سے ایسی روایات موجود ہیں جو کہ احمد بن مغلس حمانی کے واسطہ سے نہیں ہیں ؛ بلکہ دیگر رواۃ سے منقول ہیں اوران کی سند ٹھیک ٹھاک ہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ دارقطنی نے یہ بات اکثریت کے اعتبار سے کہی ہو؛ کیوں کہ مکرم بن احمد کی زیادہ تر روایتیں احمد بن مغلس حمانی کے واسطے سے ہیں۔

سیرة ابی حنیفة

اس کے مؤلف ابویعقوب یوسف بن احمد بن یوسف المکی الصیدلانی (متوفی:388ہجری) ہیں،آپ جرح وتعدیل کی بہت مشہور اور جامع وضخیم کتاب الضعفاء الکبیر جو امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی کی تصنیف ہے، کے راوی ہیں،غیر مقلد عالم رئیس ندوی کی تصنیف ''اللمحات'' کے تعارف میں مولانا عزیز شمس لکھتے ہیں :

'' مولف کے حالات کا پتہ نہیں، (العقد الثمین : 482/7) میں اس کا مختصر تذکرہ بلا جرح وتعدیل پایا جاتا ہے۔(۲)

مولانا عزیز شمس نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ مجہول راوی ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یوسف بن احمد مکی نہ صرف ابوجعفر عقیلی کے شاگرد ہیں ؛ بلکہ ان کی مایہ ناز کتاب ''الضعفاء'' کے راوی بھی ہیں، اُصول حدیث میں یہ بات واضح ہے کہ جس سے دوآدمی روایت کریں تو اس سے جہالت عین ختم ہوجاتی ہے اور جہالت حال مطلب ثقہ یا غیر ثقہ ہونا باقی رہتا ہے :

قَالَ الْخَطِيبُ : ''وَأَقَلُّ مَا تَرْتَفِعُ بِهِ الْجَهَالَةُ أَنْ يَرْوِيَ عَنِ الرَّجُلِ اثْنَانِ مِنَ الْمَشْهُورِينَ بِالْعِلْمِ ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يَثْبُتُ لَهُ حُكْمُ الْعَدَالَةِ بِرِوَايَتِهِمَا عَنْهُ'' وَهَذَا مِمَّا قَدَّمْنَا بَيَانَهُ ، وَاللهُ أَعْلَمُ . (۳)

---

(۱) تاریخ بغداد تبشار:5/338۔

(۲) اللمحات:1/21۔

(۳) مقدمة ابن الصلاح معرفة أنواع علوم الحديث- تعتر:113۔

حافظ ذہبی نے یوسف بن احمد صیدلانی کے شیوخ اور شاگردوں میں درج ذیل نام گنائے ہیں :

سَمِعَ : مُحَمَّد بْن عمرو العقيلي ، وعَبْد الله بْن أَبِي رجاء ، وعَبْد الرَّحْمٰن بْن عبد الله ابن المقرئ ، و إسحاق بْن أَحْمَد الحلبي ، وعَلِيّ بْن مُحَمَّد بْن أَبِي قراد الكوفي ، وأَبَا التُّرَيْك محمد بن الحسين الطرابُلُسِي ، وأَبَا سَعِيد ابن الْأَعْرابِي ، ومُحَمَّد بْن عَلِيّ السامرِّي صاحب الرَّماديّ ، وخلقًا من القادمين إلى الحجّ ....

رَوَى عَنْهُ : الحكم بْن المنذر البَلُّوطي ، وأَحْمَد بْن مُحَمَّد العَتِيقي ، ومُحَمَّد بْن أَحْمَد بْن نوح الْإِصبهاني ، وعَلِيّ بْن الوراق . (۱)

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ مجہول راوی نہیں ہیں، جہاں تک ان پر جرح وتعدیل کا سوال ہے تو ان پر کوئی جرح نہیں، اسی کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حافظ ذہبی نے ان کا تذکرہ ''تذکرۃ الحفاظ(3/150) میں مسند مکۃ اور سیر اعلام النبلاء: ۱۷ / ۲۷ میں محدث مکۃ جیسے گراں قدر الفاظ سے یاد کیا ہے اور حافظ ذہبی کا ان کو تذکرۃ الحفاظ میں ذکر کرنا اور کسی قسم کی جرح نہ کرنا بذات خود یہ بتاتا ہے کہ وہ نہ صرف حفظ حدیث کی صفت سے متصف تھے؛ بلکہ حافظ حدیث ہونے کی نعمت سے بھی بہرہ ور تھے، اس تھوڑی سے تفصیل سے یہ بات واضح ہے کہ یوسف بن احمد صیدلانی معتبر اور مستند راوی ہیں، مجہول اور غیر معتبر راوی نہیں ہیں۔

مولانا عزیر شمس صاحب نے یوسف بن احمد صیدلانی کی کتاب کا نام فضائل ابی حنیفہ لکھا ہے؛ لیکن اس کے لئے انھوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا، جب کہ حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام میں اس کتاب کا نام ''سیرۃ ابی حنیفہ'' لکھا ہے۔(۲)

انھوں نے یہ کتاب کیوں تالیف کی، اس کی وجہ علامہ زاہد الکوثریؒ بتاتے ہیں کہ جب انھوں نے عقیلی کی الضعفاء الکبیر روایت کی تو اس میں دیکھا کہ امام ابوحنیفہ کا ترجمہ بالکل مسخ شدہ ہے یعنی تعریف میں ایک لفظ تک نہیں ہے، جس سے ان کو لگا کہ ناواقفان حال کو کہیں اس کتاب میں امام ابوحنیفہ کے حالات پڑھ کر غلط فہمی نہ ہوجائے، اسی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے انھوں نے امام ابوحنیفہ کی جانب سے دفاع کے لئے یہ کتاب لکھی تاکہ **الضعفاء الكبير للعقيلي** کو پڑھنے والے امام ابوحنیفہؒ سے بدظن نہ ہوں، یہ واضح رہے کہ الصیدلانی حنفی نہیں تھے، (۳) یوسف بن احمد صیدلانی

(۱) تاریخ الاسلام تبشار:643/8۔ (۲) وصنف کتاب سیرۃ ابی حنیفه، تاریخ الاسلام تبشار:8/643۔

(۳) تانیب الخطیب:32، فقه اهل العراق وحدیثهم:53۔

کی مذکورہ کتاب کا تاحال اگر چہ کسی کتب خانہ میں کوئی نسخہ نہیں ملا ہے؛ لیکن اس کتاب کی بیشتر روایتیں حافظ ابوعمرو بن عبدالبر نے اپنی مشہور تصنیف ''الانتقاء فی فضائل الائمة الثلاثة الفقهاء'' میں امام ابوحنیفہ کے ترجمہ میں اپنے شیخ حکم بن منذر بلوطی کے واسطے سے نقل کی ہیں۔

اخبار ابی حنیفة واصحابه

اس کتاب کے مؤلف ابوعبداللہ حسین بن علی بن محمد بن جعفر صیمری حنفی (351-436=962-1045) ہیں، آپ مشہور محدث اور فقیہ ہیں، خطیب بغدادی آپ کے شاگردوں میں ہیں، آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: **تاریخ بغداد**: 98/8، 79، **الأنساب المتفقة**: 91، 92، **الأنساب**: 128/8، **المنتظم**: 119/8، **معجم البلدان**: 439/3، **اللباب**: 255/2، **المختصر في أخبار البشر**: 167/2، **العبر**: 186/3، **تتمة المختصر**: 527/1، **البداية والنهاية**: 52/12، **الجواهر المضية**: 116/2-118، **النجوم الزاهرة**: 38/5، **تاج التراجم**: 26، **طبقات الفقهاء لطاش كبري**: 80، **الطبقات السنية**: 770، **كشف الظنون**: 1628/2، 1837، **شذرات الذهب**: 256/3، **الفوائد البهية**: 67، **هدية العارفين**: 309/1، **تهذيب ابن عساكر**: 347/4، 348۔

اس کتاب میں بیشتر روایتیں مکرم کے واسطے سے ہیں اور وہ ابوالصلت الحمانی کے واسطے سے نقل کرتے ہیں، واضح رہے کہ صیمری کے استاد مکرم نے جو ثقہ راوی ہیں، انھوں نے بھی امام ابوحنیفہ کے فضائل ومناقب میں ایک کتاب لکھی تھی، قاضی صیمری کی اس کتاب میں بھی روایات کا اچھا خاصا حصہ اسی حمانی کے واسطے سے منقول ہے؛ لیکن اسی کے ساتھ اس میں دیگر ثقہ ومستند راویوں مثلاً ابن کاس نخعی اور دیگر کے واسطے سے بھی روایات منقول ہیں، یہ کتاب سب سے پہلے دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سے شیخ ابوالوفاء الافغانی کی تحقیق سے شائع ہوئی، بعد ازاں عرب میں دارالکتب بیروت سے 1405ھ میں شائع ہوئی ہے؛ لیکن دونوں میں ہی جدید اُصول تحقیق کا چنداں خیال نہیں رکھا گیا ہے۔

البیان والبرهان فی جمل من فضائل الامام اعظم

یہ کتاب امام ابوبکر عتیق بن داوٗد یمانی (متوفی: 460ہجری) کی تالیف ہے، مصنف کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں، حافظ عبدالقادر قرشی نے بھی صرف اتنا ہی لکھا ہے:

> عتيق بن داود اليماني صاحب الرسالة المشهورة فی فضل أبي حنيفة ۔ (۱)

اس کا قلمی نسخہ ترکی کے مکتبہ شہید میں 1/1932 (ورق: 1-64، ب) میں محفوظ ہے۔

---

(۱) الجواهر المضية في طبقات الحنفية: 1/343۔

الانتقاء فی فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء

اس کتاب کے مؤلف کی کنیت ابوعمر، نام یوسف، والد کا نام عبداللہ ہے اور نمر قبیلہ سے ان کا نسبی تعلق ہے، آپ اندلس کے قرطبہ شہر کے رہنے والے تھے، حدیث اور فقہ میں آپ یگانہ روزگار؛ بلکہ بقول حافظ ذہبی آپ مجتہد ہیں، اور آپ کی تصانیف کے بغور مطالعہ سے بھی کسی کے اندر اجتہاد کا ملکہ پیدا ہوسکتا ہے، آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: ترتیب المدارك: 4/808 - 810، فهرسة ابن خير: 214، الصلة: 2/677 - 679، وفيات الأعيان: 7/66 - 72، المختصر في أخبار البشر: 2/187 - 188، العبر: 3/255، دول الإسلام: 273/1، المشتبه: 1/117، تذكرة الحفاظ: 3/1128 - 1132، تتمة المختصر: 1/564، مرآة الجنان: 3/89، البداية: 12/104، الديباج المذهب: 2/367 - 370، طبقات الحفاظ: 432 - 433، كشف الظنون: 1/12، 43، 78، 81، 142، شذرات الذهب: 3/314-316، تاج العروس: 586/3 مادة نمر، روضات الجنات: 4/239 - 240، إيضاح المكنون: 2/266، هدية العارفين: 550/2 - 551، الرسالة المستطرفة: 15، شجرة النور: 1/119۔

جامع بیان العلم کی تصنیف میں آپ نے ائمہ کرام کے حالات میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تھا؛ تا کہ لوگوں کے ائمہ کرام کے معتبر اور مستند حالات سے واقفیت ہوسکے:

وَ لَعَلَّنَا إِنْ وَجَدْنَا نُشْطَةً نَجْمَعُ مِنْ فَضَائِلِهِ وَفَضَائِلِ مَالِكٍ ، وَالشَّافِعِيّ ، وَالثَّوْرِيّ ، وَالْأَوْزَاعِيّ رَحِمَهُمُ اللهُ كِتَابًا ، أَمَّلْنَا جَمْعَهُ قَدِيمًا فِي أَخْبَارِ أَئِمَّةِ الْأَمْصَارِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ۔ (۱)

بالآخر آپ کی دیرینہ آرزو پوری ہوئی اور آپ نے الانتقاء کے نام سے یہ کتاب تالیف فرمائی، جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ انھوں نے جامع بیان العلم میں امام ثوری کے بھی حالات قلمبند کرنے کا ذکیا تھا؛ لیکن انتقاء میں ان کا ذکر نہیں ہے، ایسا لگتا ہے کہ آپ کا ابتداء میں ارادہ امام ثوری کے فضائل بھی ذکر کرنے کا تھا؛ لیکن بعد میں شاید یہ ارادہ بدل گیا اور آپ نے ائمہ ثلاثہ پر ہی اکتفا کیا، یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جامع بیان العلم میں ہی ایک جگہ آپ نے محض ائمہ ثلاثہ کا ہی ذکر کیا ہے؛ چنانچہ فرماتے ہیں:

فَمَنْ قَرَأَ فَضَائِلَهُمْ وَفَضَائِلَ مَالِكٍ وَفَضَائِلَ الشَّافِعِيّ وَفَضَائِلَ أَبِي حَنِيفَةَ بَعْدَ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعُنِيَ بِهَا ،

(۱) جامع بيان العلم وفضله: 2/1081۔

وَوَقَفَ عَلٰى كَرِيمِ سِيَرِهِمْ وَسَعٰى فِي الْإِقْتِدَاءِ بِهِمْ ، وَسَلَكَ سَبِيلِهِمْ فِي عِلْمِهِمْ وَفِي سَنْتِهِمْ وَهَدْيِهِمْ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ عَمَلًا زَاكِيًا نَفَعَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّهِمْ جَمِيعِهِمْ ۔ (۱)

اور جیسا کہ دیکھا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اس کتاب میں جس ترتیب سے ائمہ کرام کا اور جن کا ذکر کیا ہے، الانتقاء میں بھی انھوں نے وہی ترتیب قائم رکھی ہے اور ان ہی ائمہ کرام کے حالات تحریر کیے ہیں۔

جامع بیان العلم میں مذکورہ بالا کلمات کے بعد انھوں نے ایک نہایت قیمتی بات کہی ہے، جس کی معنویت عصر حاضر میں مزید بڑھ گئی ہے؛ چنانچہ آپ ائمہ کرام کے حالات کے متلاشی اور جستجو کنندگان کو نصیحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :

وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ مِنْ أَخْبَارِهِمْ إِلَّا مَا نَدَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ عَلَى الْحَسَدِ وَالْهَفَوَاتِ وَالْغَضَبِ وَالشَّهَوَاتِ دُونَ أَنْ يَعْنِيَ بِفَضَائِلِهِمْ وَيَرْوِي مَنَاقِبَهُمْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ وَدَخَلَ فِي الْغِيبَةِ وَحَادَ عَنِ الطَّرِيقِ جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ مِمَّنْ يَسْمَعُ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُ أَحْسَنَهُ ۔ (۲)

اور جس کا حال یہ ہو کہ اس کو ائمہ کے بارے میں صرف وہی یاد ہو جو انھوں نے ایک دوسرے کے بارے میں حسد، غضب اور خواہش پرستی کے تحت کچھ کہا، اور جو کچھ ان کے فضائل ومناقب میں مروی ہے اس سے بالکل صرف نظر کر لے تو وہ شخص محروم توفیق ہے، غیبت جیسا شنیع کام کر رہا ہے اور جادہ مستقیم سے ہٹا ہوا ہے اور اللہ ہمیں اور تمھیں اس شخص جیسا بنائے جو کہ اچھی بات سنتے ہیں تو اس کی پیروی کرتے ہیں۔

آج جب کہ ائمہ کرام بالخصوص امام ابوحنیفہؒ کے خلاف ایک لہر سی چل پڑی ہے، ایسے حالات ابن عبدالبر کے ان کلمات کی معنویت دوچند ہو جاتی ہے اور اس پیغام کی اشاعت کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔

''الانتقاء'' ۱۳۵۰ھ میں استاذ سید حسام الدین قدسی کے مطبع معاہد قاہرہ سے شیخ زاہد الکوثریؒ کی تحقیق سے شائع ہوئی، شیخ زاہد الکوثریؒ کی تحقیقات بہت مختصر اور نصف کتاب تک ہیں، بعد ازاں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق سے ۱۴۱۷ھ میں مکتبہ مطبوعات اسلامیہ حلب سے یہ کتاب شائع ہوئی، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق سے شائع ہونے

(۱) جامع بیان العلم وفضلہ:2/1117۔

(۲) جامع بیان العلم وفضلہ:2/1118۔

والی دیگر کتابوں کی طرح اس میں بھی بہت سے علمی فوائد اور نکات ہیں اور بعض مقامات پر اتنی تفصیلی بحث ہے کہ وہ ایک مقالہ کے لئے کافی ہے، امام ابوحنیفہؒ کے جارحین پر بھی انھوں نے تفصیلی کلام کیا ہے۔

مناقب ابی حنیفة

اس کے مولف ابوالفضل بکر بن محمد الزرنجری (متوفی:512ھ) ہیں، آپ مشہور حنفی فقیہ اور محدث ہیں۔(۱) آپ نے امام ابوحنیفہ کے مناقب میں یہ کتاب لکھی ہے، اس کتاب اس کا قلمی نسخہ مکتبہ سلیمانیہ استنبول میں رقم قصید جی زادہ 677 (ورق 343ب تا 365ب) موجود ہے۔

شقائق النعمان فی مناقب النعمان

اس کے مؤلف مشہور عربی ادیب ولغوی علامہ ابوالقاسم جار اللہ محمود بن عمر زمخشری (467-538=1075-1144م) ہیں، آپ فروعات فقہ میں حنفی اور عقائد میں معتزلی تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی تفسیر کشاف جو قرآن کے بلاغت کے اسرار کی نقاب کشائی میں بے نظیر ہے، معتزلی عقائد کی تائید سے بھی بھری ہے، جس پر علماء اعلام نے رد کیا ہے۔(۲)

امام ابوحنیفہ کے مناقب میں آپ کی اس تصنیف کا ذکر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون عن أسامي الكتب و الفنون: 2/1838 میں، قاسم بن قطلو بغا نے تاج التراجم: 292 میں اور نواب صدیق حسن خان نے أبجد العلوم: 581 میں کیا ہے۔

صدیق حسن خان صاحب نے آپ کی کتاب کا نام "شقائق النعمان في حقائق النعمان" بیان کیا ہے، اور یہی نام قاسم بن قطلو بغا نے بھی تاج التراجم میں بیان کیا ہے (تاج التراجم لابن قطلو بغا: 292) جب کہ (ہدیۃ العارفین: 2/ 403) میں یہ نام اس طور پر ہے "شقائق النعمان في مناقب النعمان الامام ابی حنیفة" اس میں مزید پیچیدگی اس سے بھی پیدا ہوئی ہے کہ صاحب کشف الظنون نے کشف الظنون میں دو مقام پر دونوں طرح کے نام ذکر کیے ہیں، ایک جگہ "حقائق النعمان" اور دوسری جگہ "مناقب النعمان"۔(۳)

امام زمخشری کی اس تالیف کے مخطوطے کے تعلق سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہوسکا، ہاں سعودی عرب کے ریاض

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: سیر اعلام النبلاء: 19/415، الطبقات السنية: 1/195، الأنساب للسمعاني: 6/288۔

(۲) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: الجواهر المضية في طبقات الحنفية: 2/160، تاج التراجم لابن قطلو بغا: 291، الأعلام للزركلي: 7/178، الأنساب للسمعاني: 6/315۔

(۳) دیکھئے: كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 2/1056، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 2/1838۔

میں مرکزی کتب خانہ میں اس نام سے ایک مخطوطہ موجود ہے،جس کا نمبر:2593 / 3 ہے؛لیکن اس پر مصنف کا نام وغیرہ لکھا ہوا نہیں ہے۔

المواهب الشريفه فی مناقب ابی حنيفة

یہ امام ابوالحسن علی بن امام ابوالقاسم البیہقی (متوفی:565ھ) کی تالیف ہے۔(۱)

مناقب الامام الاعظم ابی حنيفة

اس کتاب کے مصنف ابوالمؤید موفق بن احمد بن محمد خورازمی،مکی ہیں، (آپ کے تمام ترجمہ نگاروں نے آپ کا نام موفق، والد کا نام احمد اور دادا کا نام محمد بتایا ہے،اس کے برخلاف صاحب اعلام زرکلی نے موفق کو آپ کا لقب اور نام احمد لکھا ہے جو درست معلوم نہیں ہوتا، (۲) آپ کی کتاب ''مناقب الامام ابو حنیفہ''جو دائرۃ المعارف حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے،اس کے سرورق پر بھی آپ کا نام موفق بتایا ہے،آپ ابن المکی اور خطیب خورازم کے نام سے بھی معروف ہیں،آپ کی ولادت ۴۸۴ھ،مطابق:۱۰۹۱ء میں ہوئی اور ۵۶۸ھ،مطابق ۱۱۷۰ء میں آپ کا انتقال ہوا،آپ کی خصوصی توجہ حدیث اور فقہ میں تھی اور عربی زبان وادب کا علم آپ نے عربی ادب کے امام علامہ زمخشری سے حاصل کیا تھا۔(۳)

آپ نے ہر بات کے نقل کرنے میں سند بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے،اور مناقب الامام ابی حنیفہ کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس امام ابوحنیفہؒ کے فضائل وسوانح پر لکھی گئی تمام کتابیں یا بیشتر کتابیں موجود تھیں، جیسے ابن کاس النخعی کی کتاب، امام طحاوی کی مناقب امام ابوحنیفہ پر لکھی گئی کتاب، حارثی کی کتاب، تاریخ بغداد میں امام ابوحنیفہ کے فضائل ومناقب پر مشتمل باب اور دیگر کتابیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے زمانہ کے مشہور محدثین سے تلمذ اور اجازت حدیث حاصل تھی اور روایت حدیث میں آپ کافی محتاط ہیں،جس سے جو روایت جہاں سنی،اس مقام کا ذکر کرتے ہیں، روایت کی کیفیت بیان کرتے ہیں کہ روبرو روایت سنی ہے، یا کسی محدث نے لکھ کر اجازت دے دی ہے، یا بطور مناولہ کے یہ روایت ہے،ان تمام اُمور کے بیان کا آپ کا اہتمام کرتے ہیں،موفق کی ایک مزید خصوصیت یہ ہے کہ وہ چوں کہ زمخشری کے شاگرد ہیں اور علامہ زمخشری کا علم وادب میں جو مقام ہے وہ محتاج تعارف نہیں ہے،اسی بناء پر

(۱) کشف الظنون:2/1895۔ (۲) الأعلام للزركلي:1/215۔

(۳) آپ کے تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے:تاريخ بغداد وذيوله ط العلمية:15/349،تاريخ الإسلام تبشار:12/400، العقد الثمين في تاريخ البلد الأمين:6/142،الجواهر المضية في طبقات الحنفية:2/188۔

علامہ موفق بہترین عربی ادیب کے طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں، اس کتاب میں انھوں نے امام ابوحنیفہ کی شان میں منقول ائمہ وعلماء کے تاثرات کونظم کی صورت میں پیش کیا ہے اور یہ کہنا بے جانہیں ہوگا کہ انھوں نے اس کتاب میں امام ابوحنیفہ کی نظم وشعر میں علماء کے تعریفوں کا بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔

آپ کی اس کتاب کا ذکر تقریباً آپ کے تمام ترجمہ نگاروں نے کیا ہے، جیسے: **سلم الوصول إلى طبقات الفحول: 361/3، معجم المؤلفين: 52/13، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 1838/2**۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد سے ۱۳۱۱ھ میں ابوالوفاء افغانیؒ کی تحقیق سے شائع ہوئی، یہ کتاب ناقص طور پر طبع ہوئی، اس میں باب ۱۹ تا ۲۱ اور باب ۳۲ تا ۴۰ چھوٹے ہوئے ہیں، بعد میں یہ کتاب دارالکتاب العربی، بیروت سے ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوئی، اس میں بھی یہ ابواب چھوٹے ہوئے ہیں، کسی نے اس کومکمل طور پر شائع نہیں کیا ہے، اس کتاب کے نسخے درج ذیل کتب خانوں میں موجود ہیں۔

مناقب الامام ابوحنیفہ کا ایک نسخہ ترکی کے استنبول میں مکتبہ داماد ابراہیم ہے، جس کا نمبر: 665 ہے، استنبول کے ہی مکتبہ طبقوسرای میں ایک مزید نسخہ ہے، جس کا نمبر: 2816-2817 ہے، مزید ایک نسخہ استنبول کے مکتبہ بایزید میں ہے، جس کا نمبر: 5198 ہے، ایک نسخہ اس کا کویت کے دارالکتب الوطنیہ یعنی نیشنل لائبریری میں ہے، جس کا نمبر 228 ہے، ایک نسخہ تونس کے نیشنل لائبریری میں ہے، جس کا نمبر: 3281 ہے، اور اسی لائبریری میں ایک اور نسخہ ہے، جس کا نمبر مصر کے مکتبہ ازہریہ میں اس کا ایک نسخہ ہے، جس کا نمبر: 5227 ہے، ایک نسخہ مصر کے مکتبہ ازہریہ میں ہے جس کا نمبر: 14986 ہے، اس کے علاوہ بھی یوروپ کی لائبریوں میں اس کتاب کے نسخے موجود ہیں، ضرورت اس بات کی ہے تمام نسخوں کو حاصل کرکے ایک معتبر متن کے ساتھ اس کو شائع کیا جائے، اور متن کی تدوین میں فضائل ومناقب کی دیگر کتابوں سے بھی مدد لی جائے۔

مناقب ابی حنیفة وصاحبیه

اس کے مؤلف آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدث اور جرح وتعدیل کے امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (673-748 = 1274-1348م) ہیں، علم رجال میں آپ کی مہارت مسلم ہے اور آپ کی تصنیفات اس فن میں آپ کے رسوخ، تبحر اور وسعت علم کی گواہ ہیں۔(۱)

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: **الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة: 5/ 66، معجم الشيوخ للسبكي: 360، الوافي بالوفيات: 2/ 114، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع: 2/ 110**، مزید حالات کے لئے دیکھئے، سیر اعلام النبلاء میں شیخ شعیب ارناؤط کا مقدمہ اور شیخ دکتور بشار عواد معروف کی بیش قیمت کتاب ''**الذهبي ومنهجه في تاريخ الاسلام**''۔

یہ کتاب سب سے پہلے لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ کے زیراہتمام شیخ ابو الوفا افغانی کی تحقیق سے 1366ھ میں قاہرہ (مصر) سے شائع ہوئی، اس کے بعد 1399ھ میں ملتان (پاکستان) سے شائع ہوئی اور بعد ازاں بیروت (لبنان) سے 1408ھ میں شائع ہوئی، شیخ ابوالوفاء افغانی نے اس کتاب کی تصحیح وتحقیق میں دونسخوں سے مدد لی تھی، ایک تو حیدرآباد کے کتب خانہ سعیدیہ سے، اس میں صرف امام ابوحنیفہ کا ترجمہ تھا، صاحبین کا ترجمہ ان کو شیخ زاہد الکوثری کے واسطہ سے ملا تھا۔

مناقب الائمة الاربعة

یہ حافظ ذہبی کے ہم عصر مشہور محدث اور ناقد رجال حافظ محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی حنبلی (705-744=1305-1343م) کی تالیف ہے، آپ کا انتقال محض 39 سال کی عمر میں ہوگیا؛ لیکن اس کم عمری میں بھی آپ نے جو بیش قیمت علمی تصنیفات چھوڑی ہیں وہ آپ کے وسعت علم پر دلیل ہیں، (۱) آپ نے اس کتاب میں ائمہ اربعہ کے فضائل ومناقب بیان کئے ہیں اور ابتداء حضرت امام ابوحنیفہؒ سے کی ہے، اس کتاب کے مقدمہ میں وہ لکھتے ہیں :

> وللہ تعالیٰ الخیرہ من خلقه فهو یخلق مایشاء ویختار ، فاختار آدم و ذریته علی العالمین ، ثم اختار منهم النبین والمرسلین ، ثم اختار من بینهم سید ولد آدم اجمعین ، ثم اختارله اصحاباً فضلهم علی سائر المومنین ثم اختارهم ورثة وخلفاء جعلهم خیر التابعین ، ورفع منهم اقواماً علی من سواهم من العالمین ، فمنهم الائمة الاربعة ، ائمة الاسلام ، وسرج الانام ، الذین شهرت فتاواهم و اقوالهم فی الآفاق ، ووقع علی امامتهم من الناس الاتفاق ، وطبق ذکرهم البلاد والامصار ، وسارعلمهم مسیر الشمس فی الاقطار وما ذلک الا لسرائر علمها منهم عالم خفیات الاسرار ۔ (۲)

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: الوافي بالوفيات: 113/2، الرد الوافر: 29، طبقات الحفاظ للسيوطي: 524، الشهادة الزكية في ثناء الأئمة على ابن تيمية: 51، معجم أصحاب شيخ الإسلام ابن تيمية: 132، بترقيم الشاملة۔

(۲) مناقب الائمہ الاربعۃ: 57۔

اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کچھ کو پسند کر لیتا ہے؛ کیوں کہ وہ جو چاہتا ہے اس کی تخلیق کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے، اسے پسند کرتا ہے تو اللہ نے مخلوقات میں سے آدم اور ان کی ذریت کو چنا، پھر ان میں سے انبیاء اور رسولوں کا انتخاب کیا، پھر ان کے درمیان سے اولادِ آدم کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ کو منتخب کیا پھر ان کے لئے ان کے ساتھیوں کا انتخاب کیا اور ان کو تمام مومنین پر فضیلت بخشی، پھر ان کے بعد ان کے جانشیں اور وارثین کا انتخاب کیا اور ان میں سے کچھ کو تمام دیگر افراد پر بلند فرمایا، ان ہی میں سے ائمہ اربعہ ہیں، جو اسلام یعنی مسلمانوں کے امام ہیں مخلوق کے درمیان چراغ ہدایت کی حیثیت رکھتے ہیں، جن کے فتاویٰ اور اقوال ساری دنیا میں مشہور ہیں اور ان کی امامت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ان کے ذکر خیر سے تمام بلاد وامصار گونج رہے ہیں اور ان کا علم سورج کی طرح دنیا بھر میں چمک رہا ہے، اور یہ سب ان کے ان پوشیدہ باتوں (حسن نیت واخلاص) کی وجہ سے ممکن ہوا جن کو وہی جانتا ہے جو دلوں کے بھید پر واقف ہے۔

آج کل ایک گروہ کا طرز عمل یہ ہے کہ ان کو ائمہ ثلاثہ کے فضائل ومناقب کا تو اعتراف ہے؛ لیکن امام ابوحنیفہ سے چڑ ہے، ان کے لئے حافظ ابن عبدالہادی کا آئینہ نما ہے، جس میں انھوں نے بغیر کسی تفریق کے ائمہ اربعہ کے علم وفضل کا اعتراف کیا ہے، میرے سامنے اس کتاب کا جو نسخہ ہے اس میں یہ کتاب سلیمان مسلم الحرس کی تحقیق سے دار المؤید سے شائع ہوئی ہے۔

البستان فی مناقب النعمان

اس کے مؤلف مشہور حنفی محدث اور فقیہ حافظ عبدالقادر القرشی (696-775=1297-1373م) ہیں، آپ مشہور محدث اور فقیہ صاحب علامہ ترکمانی الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی کے شاگرد ہیں۔(۱)

اس کتاب کا نام ''كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 244/1'' میں وہی ہے جو اوپر سرخی میں

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: الأعلام للزركلي: 4/42، حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة: 1/471، سلم الوصول إلى طبقات الفحول: 2/290، تاج التراجم لابن قطلوبغا: 196، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة: 3/191، إنباء الغمر بأبناء العمر: 1/66۔

نقل کیا گیا ہے، اور یہی نام ہدیۃ العارفین: 1 / 596 میں بھی مذکور ہے؛ لیکن حافظ ابن حجر کی انباء الغمر، ابن قطلو بغا کی تاج التراجم، زرکلی کی اعلام اور سلم الوصول میں اس کتاب کا نام ''البستان فی فضائل النعمان'' ہے۔

البستان کا ایک معتد بہ حصہ انھوں نے الجواہر کی ابتدا میں امام ابوحنیفہ کے حالات وفضائل کے بیان کرنے میں نقل کیا ہے، آپ کی اس کتاب کا ذکر آپ کے تقریباً تمام ہی ترجمہ نگار جیسے ابن حجر عسقلانی، علامہ کفوی، قاسم بن قطلو بغا، حاجی خلیفہ اور سلم الوصول کے مصنف وغیرہ نے کیا ہے۔

اس کتاب کے نسخے کے تعلق سے زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں اور الجواہر المضیئۃ کے فاضل مقدمہ نگار عبدالفتاح محمد الحلو نے بھی البستان کے تعارف میں اس کے کسی مخطوطہ کی نشاندہی نہیں کی ہے۔(۱)

مناقب ابی حنیفة

اس کے مؤلف مشہور فقیہ، محدث اور ماہر لغت صاحب قاموس ابو طاہر مجدالدین محمد بن یعقوب شیرازی فیروزآبادی شافعی (729-817=1329-1415م) ہیں۔(۲)

آپ نے بھی امام ابوحنیفہ کے مناقب میں ایک کتاب تحریر کی تھی، شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ الیواقیت والجواہر میں لکھتے ہیں کہ کسی نے امام ابوحنیفہ پر مختلف الزامات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس میں ان کی تکفیر بھی کی گئی اور اس کو مجدالدین فیروزآبادی کی جانب منسوب کر دیا، جب یہ کتاب ابوبکر ابن الخیاط الیمنی تک پہنچی تو انھوں نے مجدالدین فیروزآبادی کو خط لکھ کر اس سلسلے میں تنبیہ کی تو انھوں نے جوابی خط میں لکھا کہ اگر یہ کتاب آپ کے پاس ہے تو آپ اس کو نذر آتش کر دیں؛ کیوں کہ یہ کتاب میں نے نہیں لکھی اور میں تو امام اعظم کا بہت زیادہ معتقد ہوں؛ بلکہ میں نے ان کے مناقب پر مشتمل ایک کتاب بھی لکھی ہے،(۳) اس کتاب کا نام صحیح طور پر کیا ہے، یہ معلوم نہیں ہو سکا، بس اتنی بات معلوم ہوئی کہ انھوں نے بھی امام ابوحنیفہ کے مناقب وفضائل میں کتاب لکھی ہے۔

مناقب ابی حنیفة

شیخ یحییٰ بن محمد الکرمانی الشافعی (متوفی: 833 ہجری) نے امام ابوحنیفہ اور ان کے مشہور شاگردوں کے مناقب میں ایک کتاب لکھی تھی، اس کتاب کا ایک نسخہ مکتبہ سلیمانیہ استنبول رقم 806 کے تحت موجود ہے اور اس مخطوطہ کی ایک مائیکروفلم مرکز بحث العلمی جامعہ ملک عبدالعزیز مکہ مکرمہ میں بھی موجود ہے۔

(۱) دیکھئے: مقدمہ الجواهر المضیة: 43۔ (۲) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: ذيل التقييد في رواة السنن والأسانيد: 1/276، الأعلام للزركلي: 7/146، سلم الوصول إلى طبقات الفحول: 3/288، العقد الثمين في تاريخ البلد الأمين: 2/425۔ (۳) اليواقيت والجواهر للشعرانی: 1/6، بحواله الرفع والتكميل: 175، مكتبه ابن تيميه۔

مناقب الامام الاعظم

یہ کتاب مشہور حنفی فقیہ صاحب فتاوی البزازیہ محمد بن محمد شہاب المعروف بابن البزاز الکردری (م:827ھ) کی تالیف ہے، آپ بڑے درجہ کے فقیہ ہیں اور آپ کی تصنیف فتاویٰ بزازیہ علمی حلقوں میں بہت مشہور ہے۔(۱)

یہ کتاب بھی پہلی مرتبہ دائرۃ المعارف النظامیہ سے موفق کی مناقب الامام ابی حنیفہ کے حاشیہ کے طور پر شائع ہوئی تھی، اس کے بعد سے اس کی دوبارہ اشاعت عمل میں نہیں آئی، دنیا بھر کی لائبریریوں میں اس کے نسخے موجود ہیں، جن میں سے چند کا ذکر کیا جارہا ہے، سویڈن کے اپوسالا یونیورسٹی میں اس کا ایک نسخہ ہے، جس کا نمبر:2/494 ہے، جرمنی کے دارالحکومت برلن میں نیشنل لائبریری میں اس کا ایک نسخہ ہے، جس کا نمبر:10001 ہے، ترکی کے ثقافتی راجدھانی استنبول شہر کے مکتبہ کوبرلی میں اس کا ایک نسخہ ہے، جس کا نمبر:1168 ہے، مصر کے ازہریہ کتب خانے میں اس کا ایک نسخہ ہے جس کا نمبر:3703، 43021 ہے، تونس کے جامع زیتونہ میں اس کا ایک نسخہ ہے جس نمبر:1594 ہے، قاہرہ میں ادارہ برائے مخطوطات عربی: **معهد المخطوطات العربية** میں اس کا ایک نسخہ ہے جس کا نمبر:1252 ہے، بیروت یونیورسٹی کی لائبریری میں اس کا ایک نسخہ ہے جس کا نمبر:134/7 ہے، اس کے علاوہ اس کتاب کے نسخے امریکہ کے پرنسٹن کتب خانہ میں، سعودی عرب کے مکتبہ محمودیہ وغیرہ میں بھی ہیں۔

تبييض الصحيفه فی مناقب ابی حنيفة

اس کے مصنف مشہور محدث مفسر، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد ابن سابق الدین الخضیری السیوطی (849-911=1445-1505م) ہیں، اہل علم میں آپ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں، اس کتاب میں آپ نے امام ابوحنیفہ کے مناقب اور فضائل کا اچھے انداز میں ذکر کیا ہے اور صحابہ کرام سے امام ابوحنیفہ کی روایت کی بات بھی تسلیم کی ہے اور''لو کان العلم بالثریا'' والی حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ کو مانا ہے، یہ کتاب پہلی بار حیدرآباد دکن سے 1334ھ میں شائع ہوئی ہے اور اس کے بعد متعدد مرتبہ دنیا کے دیگر ملکوں بالخصوص مصر ولبنان سے شائع ہوتی رہی ہے۔

تنوير الصحيفة فی مناقب الامام ابوحنيفة

یہ کتاب ابوالمحاسن جمال الدین یوسف بن حسن بن احمد المعروف ابن المبرد حنبلی (840-909=1436-1503م)

---

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: سلم الوصول إلى طبقات الفحول: 3/236، الأعلام للزركلي: 7/45، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 1/242۔

کی تالیف ہے، آپ ابن المبرد کے نام سے مشہور اور حنابلہ کے ممتاز فقیہ ومحدث ہیں، (۱) آپ نے اس کتاب میں واضح طور پر خطیب اور دارقطنی کو امام ابوحنیفہ کے سلسلے میں متعصب کہا ہے جیسا کہ علامہ عبدالحی لکھنوی نے الرفع والتکمیل میں نقل کیا ہے، علاوہ ازیں آپ نے امام ابوحنیفہ کی مرویات میں سے چالیس احادیث کو بھی جمع کیا ہے، امام ابوحنیفہ کی روایت سے چالیس احادیث پر مشتمل یہ کتاب خالد العواد کی تحقیق سے دار الفرفور سے چھپ چکی ہے، اس کتاب کی ابتداء میں وہ کہتے ہیں :

فهذه احاديث مختارة من ابی حنيفة النعمان رضی الله عنه ، افردتها بالاسانيد المتصلة اليه رجا بركتها ، والله أسال أن ينفعنی بها ، وجميع المسلمين ، انه سميع قريب ـ (۲)

ان کا علمی مقام ومرتبہ کیا تھا اس پر ان کے شاگرد ابن طولون نے تفصیل سے لکھا ہے، ہم تطویل سے بچتے ہوئے محض ابن غزی کی رائے نقل کر دیتے ہیں :

هو الشيخ الامام ، العالم ، العلامه ، الهمام ، نخبة المحدثين ، عمدة الحفاظ المسندين ، بقية السلف ، قدوة الخلف ، كان جبلا من جبال العلم ، وفردا من افراد العالم ، عديم النظى فی التحرير والتقرير ، آية عظمی ، وحجة من حجج الاسلام كبری ، بحر لا يلحق له قرار ، وبر لا يشق له غبار ، اعجوبة عصره فی الفنون ونادرة دهره الذی لم تسمح بمثله السنون ، وقد اجمعت الامة علی تقدمه و امامته ، واطبقت الائمة علی فضله و جلالته ، وله من التصانيف ما يزيد علی اربع مئة مصنف وغالبها فی الحديث والسنن ـ (۳)

شاید اس تعریف کو کوئی مبالغہ سمجھے؛ لیکن ان کی متعدد تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں، جسے دیکھنے کے بعد یہ بلا تکلف کہا جا سکتا ہے کہ جس نے ان کی پوری تصانیف دیکھی ہوگی، اس نے تعریف کرنے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا ہے۔

(۱) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: فهرس الفهارس: 1141/2، الأعلام للزركلي: 225/8۔

(۲) الاربعین المختارة من حدیث الامام ابی حنیفہ۔ (۳) مقدمہ الاربعین المختارة: 9۔

عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان

اس کے مؤلف شمس الدین، أبوعبداللہ محمد بن یوسف الصالحی الشافعی (000-942=000-1536م) ہیں، (ا) یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ ان کی تاریخ ولادت کا کسی نے بھی ذکر نہیں کیا، ہاں کچھ لوگوں نے ان کے اساتذہ کو دیکھ کر یہ اندازہ ضرور لگایا ہے کہ وہ نویں صدی ہجری کے آخر میں پیدا ہوئے ہوں گے؛ چوں کہ ان کے بارے بعض اہل علم بھی کم جانتے ہیں، کتاب کی شہرت کی وجہ سے کتاب کے نام سے تو واقف ہیں؛ لیکن مؤلف کی جلالت قدر کا پتہ نہیں ہوتا اس لئے ہم بعض علماء کی مؤلف پر تعریف وتقریظ کو نقل کر رہے ہیں، اگر مجھے طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر ان کی تمام تالیفات کا ذکر کرتا جیسا کہ عقود الجمان کی تحقیق میں مولوی محمد ملا عبدالقادر الافغانی نے کیا ہے، بہرحال مؤلف کے بارے میں مشہور شافعی فقیہ علامہ ابن حجر ہیتمی ''خیرات الحسان'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں :

الشیخ العلامہ ، الصالح ، الفھامہ ، الثقة المطلع والحافظ المتبع

الشیخ محمد الشامی الدمشقی ثم المصری۔

شیخ عبداللہ بن محمد ابوسالم العیاشی (متوفی:1090ھ) عقود الجمان کے مولف کو امام المحدثین کا لقب دیتے ہیں اور زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں مؤلف مذکور کو خاتمة الحفاظ کا گرانقدر لقب دیا ہے اور علامہ کتانی نے فہرس الفہارس میں حافظ صالحی کو دسویں صدی ہجری کے حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب کے لکھنے کی وجہ کیا ہوئی :

کسی نے امام ابوحنیفہؒ اور احناف کے خلاف ایک کتاب لکھی، اس میں خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد، امام الحرمین کے مغیث الخلق اور امام غزالی کی المنخول وغیرہ سے اقتباسات نقل کر کے امام ابوحنیفہؒ پر وہی پرانے گھسے پٹے الزام لگائے گئے کہ وہ رائے کو حدیث پر مقدم رکھتے ہیں، احادیث کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ کہ ان کے بارے میں فلاں نے ایسا کہا اور فلاں نے ویسا کہا، یہ کتاب کس نے لکھی ہے، عقود الجمان کے مؤلف نے اس کا نام نہیں لیا ہے؛ لیکن عقود الجمان نامی یہ کتاب اسی شخص کے خلاف لکھی گئی ہے، اس میں انھوں نے اس شخص کے مذکورہ الزامات کا بھرپور جواب دیا ہے، اس بارے میں حافظ صالحی ایک بہت اہم بات لکھتے ہیں :

(ا) آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: هدية العارفين:2/236، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون:2/1155، فهرس الفهارس:2/1062، سلم الوصول إلى طبقات الفحول:3/292، الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة:199۔

وقد افضی ببعض مقلدیھم الھوی والحمیة الجاھلیة الی ترجیح مذھب امامه واطلاق لسانه فی غیرہ بعدم ادب وغیر خوف من اللہ ، فانتصر بعض من خالفه ورد علیه واطلق لسانه فیه ، وتعدی الی امامه وزعم ان ذلک من باب المقابله ، ولو عرض کلام کل منھما علی امامه الذی قلدہ ، لزجرہ وھجرہ وتبرا منه ۔ (۱)

مقلدین اپنے امام کی فضیلت اور مناقب کے بیان میں دوسرے ائمہ کے ذم کے مرتکب ہوجاتے ہیں اور جہالت وتعصب کے بناء پر اس کو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ائمہ کے علم وفضل کا تقابل کر رہے ہیں ؛ حالاں کہ اگر ان مقلدین کی یہ باتیں ائمہ کرام کے سامنے پیش ہوتیں تو وہ ایسا کرنے والوں کو ڈانٹتے ڈپٹتے اور اس کو اس حرکت سے باز رہنے کی تنبیہ کرتے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ شیخ ابوالوفاء الافغانی کی تحقیق سے حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے اور اس تحقیق میں تین مخطوطوں کو شامل رکھا گیا تھا، جس میں سے دو تو حیدرآباد کے ہی کتب خانہ سعیدیہ اور کتب خانہ آصفیہ میں تھے اور ایک مخطوطہ کا نسخہ ترکی کے کتب خانہ ملیہ سے حاصل کیا گیا تھا، کتب خانہ ملیہ سے حاصل کردہ نسخہ ناقص تھا تو پھر مکتبہ عارف حکمت سے ایک اور نسخہ اس کتاب کا حاصل کیا گیا اور پھر کتاب کی اشاعت عمل میں آئی، ترکی کے کتب خانوں میں اس کی کتاب کی موجودگی کی رہنمائی شیخ محمد زاہد الکوثریؒ نے کی تھی اور ان کی حیات میں ہی اس کتاب پر تحقیق کا کام شروع ہوا تھا؛ لیکن یہ کتاب شیخ محمد زاہد الکوثریؒ کی وفات کے بعد طبع ہوئی۔

الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان

اس کتاب کے مؤلف مشہور شافعی فقیہ شہاب الدین شیخ الاسلام، احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (909-974=1504-1567م) ہیں، الخیرات الحسان بھی متعدد مرتبہ طبع ہوچکی ہے، اس کتاب میں انھوں نے عقود الجمان کی ایک طرح سے تلخیص اور کچھ اضافہ کیا ہے۔(۲)

(۱) مقدمہ عقود الجمان۔

(۲) مصنف کے حالات زندگی کے لئے دیکھئے: الأعلام للزرکلي: 1/234، معجم المؤلفین: 2/152، الوفیات والأحداث: 177، بترقیم الشاملة، النور السافر عن أخبار القرن العاشر: 262۔

مناقب ابی حنیفة

مشہور حنفی فقیہ اور محدث ملا علی قاری (000-1014 = 000-1606 م) نے بھی امام ابوحنیفہ کے مناقب وفضائل میں ایک کتاب لکھی ہے، اس کے علاوہ ملا علی قاری نے احناف کے تراجم پر لکھی گئی کتاب میں بھی ابتداء میں امام ابوحنیفہ کا طویل تذکرہ کیا ہے، ملا علی قاری کی امام ابوحنیفہ کے مناقب میں لکھی گئی کتاب حیدر آباد دکن سے شائع ہونے والی الجواہر المضیئۃ میں بطور حاشیہ 1332ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

علاوہ ازیں کچھ کتابوں کی ابتداء میں بھی امام ابوحنیفہ کے حالات شرح وبسط سے تحریر کئے گئے ہیں اور کچھ کتابیں امام ابوحنیفہ کی تائید میں اور مخالفین کے رد میں لکھی گئی ہیں، انشاء اللہ پھر کبھی اس پر تحریر کیا جائے گا۔

